بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

۲۳؍مارچ کی مناسبت سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں مسیح موعود کی بعثت کا تذکرہ نیز پاکستانی احمدیوں اور امت مسلمہ کیلئے دعاؤں کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21؍مارچ 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پرسوں ۲۳؍مارچ ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ۲۳؍مارچ کا دن بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعودؑ نے بیعت کے آغاز سے جماعت کی بنا ڈالی تھی۔ آپؑ کی بعثت عین اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق تھی۔ اس وقت اسلام کی کشتی ڈانواں ڈول ہی تھی۔ اب بھی مذہبی اور سیاسی اور دنیاوی لحاظ سے بھی ناگفتہ بہ ہے۔ گو کئی مسلمان ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن ان کی اہمیت اور وقار ضائع ہو چکا ہے۔ لیکن اس وقت جب آپؑ نے بیعت لی اس وقت مسلمانوں کی حالت پر آپؑ کا دل خون کے آنسو روتا تھا۔ اسلام پر خاص طور پر عیسائیت کی طرف سے تابڑ توڑ حملے ہو رہے تھے۔ کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔ مسلمان علماء ڈرتے رہتے تھے۔ لاکھوں مسلمان عیسائیت کی گود میں گر رہے تھے۔

اس وقت جب مسلمانوں کی یہ حالت تھی تو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی تھے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھڑے ہوئے اور اسلام کے دفاع میں ایک جری اللہ کا کردار ادا کیا۔ آپؑ نے تمام مذاہب جو اس زمانہ میں موجود تھے جو بھی اسلام اور بانیٔ اسلامؐ پر تقریروں اور تحریروں سے ناپاک حملے کر رہے تھے کو جواب دیا۔ بیعت لینے سے پہلے آپؑ نے اس درد کی وجہ سے ایک کتاب بھی لکھی جو براہین احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔ اس میں آپ نے دشمنوں کے، مخالفین اسلام کے حملوں کے دندان شکن جواب دیے۔ اور آپ نے اس میں قرآن کریم کے کلامِ الٰہی ہونے، اور بے نظیر کتاب ہونے اور آنحضرت ﷺ کے سچے اور صادق اور آخری نبی ہونے کے ناقابلِ تردید دلائل پیش فرمائے۔ فرمایا کہ جو ان دلائل کو ردّ کرے گا اس کے لیے چیلنج ہے۔ فرمایا جو اس کا تیسرا یا چوتھا یا پانچواں حصہ بھی ردّ کر دے تو دس ہزار روپے انعام دوں گا جو اس وقت ایک بہت بڑا انعام تھا۔ اس وقت مسلمانوں کو حوصلہ ہوا کہ اسلام بھی کوئی مذہب ہے۔ علماء نے بڑی

تعریف کی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اسلام کی اس خدمت کی وجہ سے لوگوں نے کہا کہ ہم سے بیعت لیں۔ لیکن آپؑ کو اس وقت حکم نہ تھا لیکن جب حکم ہوا تو بیعت لی۔ پھر یہ بھی اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ یہ بھی اعلان کر دو کہ تم مسیح موعود اور مہدی معہود ہو۔ آپؑ نے دسمبر ۱۸۸۸ء میں تبلیغ کے نام سے بیعت کے لیے اعلان شائع فرمایا کہ جب تو عزم کر لے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں خدا سے بیعت کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے نشانات بھی دکھائے جن میں خاص طور پر کسوف و خسوف کا آسمانی نشان ہے۔ جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے مہدی کی آمد کا خاص نشان ہے جو مقررہ تاریخوں پر لگنا تھا۔ جو ۱۸۹۴ء میں مشرق میں اور ۱۸۹۵ء میں مغرب میں لگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ضمناً یہاں یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رمضان میں بھی چاند گرہن اور سورج گرہن لگنا ہے۔ اور انہی تاریخوں میں لگنا ہے اور آئندہ بھی ہو سکتا ہے کہ لگتا رہے۔ لیکن جو چاند اور سورج گرہن آپؑ کے زمانے میں لگا اور آپؑ کے دعویٰ کے بعد لگا اس کی اپنی اہمیت ہے۔ آپؑ نے اللہ تعالیٰ سے ایک فرقان اور نشان مانگا تھا جو اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا۔ بعض احمدی ان دنوں میں جو گرہن لگ رہا ہے اسے نشان بتاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ بہرحال اگر نشان سمجھنا بھی تھا تو یہ ایک تسلسل ہے جو جاری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپؑ نے ۱۲؍ جنوری ۱۸۸۹ء کو ”تکمیل تبلیغ“ کے نام سے اشتہار شائع فرمایا اور اس میں دس شرائط بیعت رکھیں۔ ہم جانتے ہیں ایک احمدی ہونے کے لیے ان دس شرائط پر عمل کرنا اور انہیں بدل و جان قبول کرنا ضروری ہے۔ حضور انور نے ان شرائط کا خلاصہ بیان کر کے فرمایا کہ ان شرائط پر بہت سے مخلصین نے بیعت کی اور اب تک انہی شرائط پر بیعت کر رہے ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں؟ جماعت میں مخلصین کی ایک بڑی تعداد ہے جو بیعت کرتی ہے اور جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے، دین کی عظمت قائم کرنے اور اسلام کا پیغام دنیا میں پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کرنے کیلئے تیار رہتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے عشق کا حال جو حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں تھا اس کا نقشہ آپ کے ایک اقتباس میں یوں ملتا ہے۔ فرمایا کہ مَیں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے ”ﷺ“ (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اُس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دُنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اُس کو دُنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اِس لیے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مُرادیں اُس کی زندگی میں اُس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر

اقرار افاضۂ اُس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُریّتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کُنجی اُس کو دی گئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ باتیں تھیں، عشقِ رسول ؐ تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس عشق و محبت کی وجہ سے یہ مقام دیتا ہوں کہ مسیح و مہدی ہونے کا اعلان کرو اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا وعدہ آج پورا کرتا ہوں اور تمہارے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔

اور پھر آپؑ نے اس کا حق ادا کیا۔ پھر آپؑ نے اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی کہ مسیح موعود کے ساتھ صحابہؓ جیسے لوگ ہوں گے۔ پس جب یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، جب ہم بیعت میں آئے ہیں کہ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا نام روشن کریں گے، اسلام کا نام روشن کریں گے اور اسلام کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے تو پھر ہمیں وہ صحابہؓ کا رنگ بھی اختیار کرنا ہو گا۔ فرمایا کہ ہمارے ہادیٔ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لیے کیا کیا جان نثاریاں کیں۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جان نثار بنا دیا وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع ان کے دل میں پڑ چکی تھی۔ سو خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے، اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ سو یہ مقام آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے صحابہؓ کا ہے اور ان میں جو آپس میں تالیف و محبت تھی اس کا نقشہ دو فقروں میں بیان کیا ہے: جو تالیف ان میں ہے وہ ہرگز پیدا نہ ہوتی۔ خواہ سونے کا پہاڑ بھی دیا جاتا۔ فرمایا کہ پھر حضرت مسیح موعودؑ ہم سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا آپ لوگ ایسے ہیں؟ صحابہؓ تو وہ تھے جنہوں نے اپنی جان، مال خدا کی راہ میں دے دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے لیے تو اتنی سختی نہیں۔ یعنی جنگیں نہیں ہوں گی۔ ہمارے لیے تو جو قربانی کا تھوڑا موقع دیا ہے اس میں جان، مال، وقت قربان کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کیلئے تیار رہنا چاہیے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو نصائح پر مشتمل بعض پُر معارف ارشادات کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھو مگر قصے، کہانی کے طور پر نہیں۔ ایک جگہ فرمایا کہ لوگ کیسا خوش الحانی سے قرآن پڑھتے ہیں لیکن حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ قرآن کریم جس کا دوسرا نام ذکر ہے انسان کو اپنے اندر چھپی ہوئی اور فراموش ہوئی صداقتوں کو یاد دلانے کے لیے آیا۔ قرآن اِس زمانہ میں بھی ذکر ہے اور اس کو سکھانے کیلئے ایک معلم آسمان سے آیا ہے جو کہ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ کا مصداق آج موجود ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں یہ ہمارے ہی نہیں بلکہ یہ خدا کے وعدوں کی قدر نہ کرنے والے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن کے حلق سے قرآن نیچے نہیں اترتا۔ واعظ کی نصیحت بھی نہیں سنتے۔ خدا تو صبر اور حسن ظن سے کام لینے کے لیے کہتا ہے اور یہ صرف مخالفت کرتے ہیں۔ آج اسلام کے علاوہ کوئی مذہب نہیں جو لوگوں کو زندگی بخش سکتا ہے اور خدا اس کام کو کرنے کے لیے وسائل اپناتا ہے خواہ وہ ہمیں نظر اور سمجھ آئیں یا نہیں۔

جیسے پہلے زمانے میں خدا نے حضرت محمد ﷺ کو نازل کر کے نور اتارا اس زمانے میں خدا نے مجھے نازل کیا ہے۔ مَیں خدا کی طرف سے ہوں چاہو تو تم مجھے مانو یا نہ مانو۔ خدا نے چاہا کہ آخری دَور میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ مسیح موعود کے ہاتھ سے ہی ہو۔ اسی لیے اس کو 'کاسرِ صلیب' کا لقب دیا گیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب خدا نے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا تب یہ عیسائی فتنہ اس زور سے تھا کہ جو پہلے زمانہ میں نہیں ملتا۔ تو کیا اس فتنہ کے وقت خدا کی غیرت کا تقاضا نہ تھا کہ وہ 'کاسر صلیب' کو بھیجے اس لیے اس نے مسیح موعود کو بھیجا ۔ آج یہ اس جماعت کا کام ہے کہ وہ مسیح موعود کے کام کو آگے بڑھائیں اور آنحضرت ﷺ ، اسلام، قرآن پر اعتراض کرنے والوں کے مدلل جواب دیں اور اس فتنے کا سر کچلیں۔ یہ خدا کا وعدہ ہے کہ مسیح موعودؑ کی صداقت دنیا میں پھیلنی تھی اور پھیلی ہے اور پھیلے گی، چاہے اپنے مخالفت کریں یا غیر، اس کا کوئی اثر نہ ہو گا۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ مسیح موعود کیوں آیا جب کہ ہم تمام ارکان اسلام بجالاتے ہیں؟ اس کا جواب خود حضورؑ نے دیا کہ تمہاری اپنی حالت اس کا جواب ہے کہ باوجود اعمال صالحہ کے نیک اثرات کیوں نہیں نکل رہے۔ ان کے تمام اعمال، اعمال صالحہ کے رنگ میں نہیں ہیں بلکہ محض ایک پوست کی طرح ہیں جس میں مغز نہیں ہے۔ مسلمان خود بھی آج یہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم تنزل میں ہیں اور ایک مصلح کو آنا چاہیے جو ہماری مدد کرے۔ فرمایا: یہ ہمارے مخالف بھی ہمارے نوکر چاکر ہیں کہ ہمارا پیغام ایک طرح سے زمین میں پھیلا رہے ہیں گو مخالفت سے ہی سہی۔ مجھے کہتے ہیں کہ دکانداری پھیلائی ہوئی ہے اگر اس کو درست کہنا ہے تو ہاں ہمارا کام دنیا داری کے لیے مثل مردہ کے ہے۔ ہمارا کام دین کو بدعات سے بچانا ہے اور اسلام سمیت دوسرے ادیان کی حقیقت کو ظاہر کرنا ہے۔ خدا نے بطور رحمت قرآن اور حضور ﷺ کو بھیجا۔ رمضان کے دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اسلامی تعلیمات کو اپنانے اور اس کا دنیا میں پر چار زیادہ سے زیادہ کر کے ہمیں حضرت مسیح موعود کے مشن کو آگے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا آخر میں مَیں پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے حالات میں آسانیاں پیدا فرمائے۔ آج کل مخالفین پورا زور لگا رہے ہیں، ہر طرح تکلیفیں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو بھی حیلہ بہانہ ان کو ملتا ہے اس سے ان کا مقصد یہی ہے کہ احمدیوں کو نقصان پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی حفاظت کرے۔ عمومی طور پر مسلمان امت کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور ان کے حالات بہتر کرے، ان پر رحم فرمائے۔ مشرق وسطیٰ کے مسلمان جو ہیں ان پر دوبارہ ظلم کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس ظلم سے محفوظ رکھے۔ ان پر رحم فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔